© rasailojaraid.com

تلخیص وترجمہ

ٹرکی ۱۹۴۰ء سے

یہ مضمون "دی بلیٹن آف انٹرنیشنل نیوز" لنڈن ۵ر۱۹ ستمبر ۱۹۴۲ء کے ایک مضمون کی تلخیص ہے

تجارت اور خارجہ پالیسی روس وجرمنی کے معاہدہ (اگست ۱۹۳۹ء) پولینڈ اور فنلینڈ پر روسی حملہ اور بالٹک ریاستوں کے روس میں الحاق، ان سب حرکتوں سے ٹرکی کو روس کی طرف سے وہ روایاتی اندیشے پھر پیدا ہو گئے جو ۱۹۲۵ء کے دوستانہ معاہدہ کے بعد کچھ دھیمے پڑ گئے تھے، اب یہ خطرہ ترکوں کو اپنے اوپر منڈلاتا دکھائی دیا۔ اس خیال سے روس کے خلاف ان میں شدید غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی، وقت کی نزاکت دیکھتے ہوئے اپریل ۱۹۴۰ء میں ڈاکٹر سیدام، وزیر اعظم ٹرکی اور موسیو مولوتوف وزیر خارجہ روس نے مصالحانہ تقریریں نشر کیں، جون ۱۹۴۰ء میں دونوں حکومتوں کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ ہوا جس میں روس نے ٹرکی پیداوار کے تبادلہ میں تیل دینا منظور کیا، ان باتوں نے باہمی کشیدگی میں کسی قدر کمی پیدا کر دی۔

۱۹۴۰ء کے موسم بہار میں اٹلی کا وجود ٹرکی کے لئے سب سے زیادہ بے چینی کا سبب تھا۔ لطف یہ تھا کہ اٹلی کی تجارتی حیثیت، ان ملکوں میں جو ٹرکی کے ساتھ جنوری۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء کے دوران میں تجارت کرتے رہے تھے اول درجہ کی تھی، فروری ۱۹۴۰ء میں ٹرکی اخبارات کی ایک اطلاع یہ بھی تھی کہ اٹلی کے ساتھ ایک معاہدہ ہونے والا ہے۔ جس میں ۸ ملین پونڈ کی قیمت کی اشیاء کے تبادلہ کی امید کی گئی ہے۔ اٹلی، ٹرکی کو غلہ، معدنی اشیاء روئی روغن زیتون، روغنی بیج، مچھلی اور اون کے تبادلہ میں اطالوی پارچے، مشینری آلات، موٹریں، لوہا، فولاد، کیمیاوی اشیاء اور دوائیاں دیگا۔

۱۹ر اکتوبر ۱۹۴۰ء میں فرانس، برطانیہ عظمیٰ اور ٹرکی کے درمیان ایک دوسرے سے تعاون کرنے کا معاہدہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوا۔ اس کے بعد برطانیہ عظمیٰ اور ٹرکی کی تجارت دوگنی ہوگئی۔ ۱۹۳۹ء میں برطانیہ عظمیٰ نے ٹرکی میں اشیار کی مجموعی درآمد کا ۲ر۲۲ فی صدی روانہ کیا اور ۴ر۳ فی صدی مجموعی اشیائے برآمد کو خریدا۔ جنوری۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء کے دوران میں ۴ر۱۲ فیصدی مجموعی درآمد کی اشیار برطانیہ عظمیٰ نے بھیجیں، اور ۴ر۱۰ فیصدی مجموعی برآمد کو اس نے خریدا۔ اس کے باوجود ٹرکی کے ساتھ برطانیہ عظمیٰ کی تجارتی حیثیت اٹلی، امریکہ اور رومانیہ کے مقابلہ میں چوتھے درجہ کی تھی۔

برطانیہ عظمیٰ کے راستہ میں ٹرکی کے ساتھ تجارتی تعلقات بڑھانے میں سخت دشواریاں حائل تھیں اپریل ۱۹۴۰ء میں "یونائیٹڈ کنگڈم کمرشل کارپوریشن" نے جب ٹرکی کی تماکو اور خشک میووں کی فصلوں کو خرید لیا تو امریکن تمباکو کے تاجروں اور میوہ کے سوداگروں سے اس کا تصادم ہوا، دوسری مصیبت یہ تھی کہ ٹرکی کے تاجر اس پر اڑے ہوئے تھے کہ جب مال خیریت سے ٹرکی پہنچ جائے گا اس وقت قیمت ادا کی جائے گی اور برطانوی تاجر یہ چاہتے تھے کہ لنڈن سے جہاز پر مال لاد دینے کے وقت دام ادا کر دیئے جائیں، اس کے بعد وہ مال کے بارے میں کسی قسم کی ذمہ داری نہ لیتے تھے۔

۱۹۴۰ء کے اوائل کی جرمنی اور ٹرکی کی تجارت ان دونوں ملکوں کے سیاسی تعلقات پر روشنی ڈالتی ہے۔ ٹرکی کے محکمۂ تجارت کے اعداد و شمار دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جنوری فروری ۱۹۳۹ء کے دوران میں مجموعی ٹرکی کی اشیائے برآمد کا ۵۸ فی صدی جرمنی بھیجا گیا۔ اور جنوری۔ فروری ۱۹۴۰ء میں مجموعی اشیائے برآمد کا دو فی صدی وہاں روانہ کیا گیا، فروری ۱۹۴۰ء میں اسی جرمن ماہرین کریکیکی کے ایک سامانِ جنگ تیار کرنے والے کارخانہ اور زنگولڈاک کی کوئلوں کی کانوں سے اور بہت سے جرمن مزدور جو کرپ کے کارخانہ میں دو آبدوزیں بنانے میں لگے ہوئے تھے، ٹرکی سے نکال دیئے گئے۔ مارچ ۱۹۴۰ء میں ایک جرمن اخبار The German (Turkische Post. جرمن ڈاک) کی اشاعت ترکی حکومت کی طرف سے ممنوع قرار دی گئی۔ اور اس کے دفتروں میں قفل ڈال دیئے گئے۔ ان واقعات کے وقت جرمنی نے کسی قسم کا دخل نہ دیا۔ اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دوران میں ٹرکی و جرمنی کے درمیان جون ۱۹۴۰ء تک ایک تجارتی معاہدہ کی گفت وشنید جاری رہی، جون ۱۹۴۰ء میں جب سقوط فرانس نے مشرقِ قریب کی سیاست کا بالکل نقشہ بدل دیا یہ گفتگو کامیابی کے ساتھ ختم ہوئی۔

برطانیہ عظمیٰ اور فرانس نے ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۹ء کے معاہدہ میں ٹرکی کو "جلد سے جلد" مختلف اقسام کے اسلحہ جنگ بھیجنے کا وعدہ کیا تھا، جون ۱۹۴۰ء تک اس وعدہ کے ایفار کی نوبت نہ آئی۔ جون ۱۹۴۰ء میں تھوڑے سے اسلحۂ جنگ ٹرکی روانہ کئے گئے جو توقع کے لحاظ سے بہت کم تھے، ۱۰ رجون ۱۹۴۰ء میں اٹلی نے اعلانِ جنگ کردیا۔ اس وقت برطانیہ عظمیٰ اور فرانس نے ٹرکی کو اکتوبر ۱۹۳۹ء کا معاہدہ یاد دلایا۔ ۲۶ رجون ۱۹۴۰ء میں ڈاکٹر سیدام نے ٹرکی پارلیمنٹ میں اپنی حکومت کی طرف سے ترجمانی کرتے ہوئے جواب دیا "اس معاہدہ کی دفعہ ۲ کی روسے ٹرکی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس قسم کا کوئی اقدام نہ کرے جس کی وجہ سے اسے روس سے الجھنا پڑے۔"

اس صورت حالات کا ردعمل فوراً رونما ہوا اور ٹرکی و جرمنی کے درمیان تجارتی معاہدہ کی گفت و شنید جو ایک طویل مدت سے جاری تھی، کامیابی کے ساتھ ختم ہوئی اور ۱۸ رجولائی ۱۹۴۰ء میں دونوں میں ایک معاہدہ ہوگیا۔ جس میں ۲۱ ملین ٹن اشیاء کا تبادلہ منظور کیا گیا، جرمنی نے تمباکو، انگورہ کی بکریوں کی نرم اون، روغنِ زیتون، خشک میوہ، جئی، کھلی، افیون، کھالوں اور ہیٹ کے تبادلہ میں ٹرکی کو مشینری آلات، پرزے اور ریلوے انجن، دینے کا وعدہ کیا۔ جرمنی نے تبادلہ میں کروم بھی لینا چاہا مگر ٹرکی نے یہ کہکر عذر کردیا کہ اسے ۱۹۳۸ء میں برطانیہ سے لئے ہوئے ۱۰ ملین پونڈ صنعتی قرضہ کی ادائیگی کی غرض سے اٹھا رکھا ہے۔

جون ۱۹۴۰ء میں ٹرکی کے وزیر تجارت نے ایک تقریر کے دوران میں بیان کیا "رومانیہ نے اب تجارت میں اٹلی کی جگہ لے لی ہے اور وہ ٹرکی سے اون، تلی اور دوسری اشیاء بھی خریدنے لگا ہے"۔ ۲۷ ستمبر ۱۹۴۰ء میں رومانیہ سے استنبول کے اندر دو جدید تجارتی معاہدے ہوئے ان میں ٹرکی اور رومانیہ میں تبادلۂ اشیاء کی رقم ۷ ملین پونڈ کردی گئی۔ جو ستمبر ۱۹۳۹ء میں منظور کی ہوئی رقم سے قریباً چار گنی تھی۔ ان معاہدوں کے بعد رومانیہ ٹرکی کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خام اشیاء اور پارچہ جات کے تبادلہ میں پٹرول اور مٹی کا تیل بھیجنے لگا تھا۔

سیاسی پالیسی | بسرابیا پر روسی قبضہ (آخر جون ۱۹۴۰ء) کے وقت ترکی اخبارات نے روس کے اس فعل کو سراہا تھا۔ جولائی ۱۹۴۰ء میں جرمنی نے ان تحریروں کو شائع کردیا جو پیرس میں پکڑی گئی تھیں، جن سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ فنلینڈ کی جنگ کے دوران میں اتحادیوں کا ارادہ باکو پر حملہ کرنے کا تھا اس اسکیم میں ترکی بھی اتحادیوں کا ہم آہنگ تھا۔ مقصد ان تحریروں کی اشاعت سے روس اور ٹرکی کو بھڑانا تھا، ڈاکٹر سیدام نے اس الزام کی پرزور تردید کی، ستمبر ۱۹۴۰ء میں روسی سفیر موسیو ونیوگرڈوف کی جگہ موسیو ٹرنٹف کو ٹرکی میں سفیر بنا کر بھیجا گیا یہ اپنے پیشرو سے زیادہ ترکوں کا محبوب تھا، اسی زمانہ میں روسی حکومت نے ٹرکی مال واسباب کے نقل وحمل کی اجازت اپنے اس علاقہ سے دیدی جو ٹرکی اور فنلینڈ کے درمیان میں واقع ہے۔ یہ اس معاہدہ کا عملی مظاہرہ تھا جو کچھ مدت ہوئی دونوں حکومتوں کے درمیان ہوا تھا۔

سقوط فرانس اور اٹلی کے اعلانِ جنگ کے بعد نقل وحمل کا سوال نہایت ٹیڑھا تھا۔ جولائی ۱۹۴۰ء میں استنبول بغداد ریلوے بن کر طیار ہوگئی۔ اسی مہینہ میں ایک ترکی مشن یہ تحقیق کرنے کے لئے آیا کہ امریکہ، جاپان برطانیہ عظمیٰ، اور ہندوستان کے ساتھ معاشی تعلقات بڑھانے کے لئے بصرہ سے ایک بندرگاہ کا کام لیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ اکتوبر ۱۹۴۰ء میں ٹرکی، شام اور عراق ریلوے کے ارباب حل وعقد کے درمیان نقل وحمل کے محکموں کی تنظیم اور ایک دوسرے کی ریلوں اور انجنوں کو استعمال کرنے کے متعلق ایک معاہدہ ہوا۔ اس راستہ سے سامان لیجانے پر فی ٹن ۶ پونڈ صرفہ آتا تھا جو بہت زیادہ تھا اور چند اشیاء کے سوا باقی چیزیں اس کی متحمل نہ تھیں ۵ دسمبر ۱۹۴۰ء میں برطانیہ عظمیٰ اور ٹرکی میں ایک معاہدہ ہوا جس میں ٹرکی اشیاء کے تبادلہ میں مشینری آلات دینے کا وعدہ کیا گیا۔

۲۸ اکتوبر ۱۹۴۰ء میں اٹلی نے یونان پر حملہ کردیا اس وقت ترکی اخبارات نے یونانیوں کے ساتھ اپنے عمیق احساسات کا اظہار کیا۔ ٹرکی اور یونان کے تعلقات کی بنیاد ۱۹ ستمبر ۱۹۳۳ء کے غیر جانبدارانہ معاہدہ[۵۱] پر قائم

---

۵۱ *Documents on International Affairs. 1933, P. 407.*

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تھی، اس معاہدہ کی رو سے سرحدوں کے تحفظ کی ذمہ داری دونوں پر عائد ہوتی تھی، یہ معاہدہ دس سال کے لئے تھا۔ دوسرا معاہدہ ۹ فروری ۱۹۳۴ء میں ہوا، اس میں بلقان کے بارے میں دونوں کے اندر مفاہمت ہوگئی، اور سرحدوں کے تحفظ کی ذمہ داری کی تجدید کی گئی، ان دونوں معاہدوں کا دائرۂ عمل بلقان تک محدود تھا۔ اگر کوئی خارجی طاقت کسی بلقانی ریاست پر حملہ آور ہو، اس وقت ایک دوسرے کا ساتھ دینا فرض نہ تھا، یونان پر حملہ کے وقت ٹرکی نے اگرچہ اس کی فوجی امداد نہ کی مگر اس کا وعدہ کیا کہ بلغاریہ نے اگر عقب سے یونان پر حملہ کیا تو ٹرکی کی مسلح فوجیں اس کا جواب دیں گی۔

برطانیہ عظمیٰ نے اس اثنا میں یوگوسلاویہ سے اپنا رویہ واضح کرنے اور ٹرکی کے ساتھ ایک مشترکہ فوجی اتحاد کی ترغیب دی جو بے کار ثابت ہوئی، ۱۷ فروری ۱۹۴۱ء میں انقرہ کے اندر ٹرکی اور بلغاریہ کا ایک مشترکہ بیان شائع ہوا جس میں ایک دوسرے پر حملہ نہ کرنے کا وعدہ کیا گیا۔ یکم مارچ ۱۹۴۱ء میں بلغاریہ نے ٹریپرٹائٹ کے معاہدہ پر بھی دستخط کر دیئے۔ ۲۶ فروری ۱۹۴۱ء میں مسٹر ایڈن، برطانوی وزیر خارجہ اور سر جان ڈل، چیف آف امپیریل جنرل اسٹاف انقرہ پہنچے، آپ نے ٹرکی اور یوگوسلویہ میں مفاہمت کرانے کی کوشش کی جو بے سود ثابت ہوئی۔ ۲۷ فروری ۱۹۴۱ء میں یوگوسلویہ نے ہنگری سے ایک معاہدہ کر لیا، یہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ ہنگری اس سے قبل ٹریپرٹائٹ کے معاہدہ پر دستخط کر چکا تھا، ۲۴ مارچ ۱۹۴۱ء میں روس نے ٹرکی سے ایک مشترکہ اعلان[۵۲] کے ذریعہ وعدہ کیا کہ ٹرکی اگر دفاعی جنگ میں سوء اتفاق سے مبتلا ہوا تو اس کی اس مصیبت سے فائدہ نہ اٹھایا جائیگا۔ ۴ مارچ ۱۹۴۱ء میں ہر فان پاپن سفیر جرمنی متعینہ ٹرکی نے پریزیڈنٹ عصمت پاشا کے پاس سب سے پہلا ہٹلر کا دستی خط بھیجا۔ ۶ اپریل ۱۹۴۱ء میں جرمنی نے یونان اور یوگوسلویہ پر حملہ کر دیا۔ ۱۹ اپریل ۱۹۴۱ء میں جرمن ریڈیو نے یہ اطلاع دی کہ بلغاریہ کے دستے مقدونیہ اور تھریس پہنچ گئے۔ ٹرکی کے لئے یہ وقت نہایت صبر آزما تھا۔ ایک طرف اسے اپنے اس وعدہ کا خیال تھا کہ اگر بلغاریہ نے یونان پر حملہ کیا تو وہ یونان کی مدد کرے گا۔ دوسری طرف وہ یہ دیکھ رہا تھا کہ ۲۲ اپریل ۱۹۴۱ء

---

۵۱ *Ibid, P. 402.*

۵۲ دیکھئے ٹائمس ۲۵ مارچ ۱۹۴۱ء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے برطانوی فوجوں نے یونان خالی کر دینا شروع کر دیا ہے اور ۲۷ اپریل ۱۹۴۱ء میں جرمن فوجیں ایتھنز میں بھی داخل ہوگئی ہیں۔ اس حالت میں ترکوں کے فہم و تدبر نے خاموش رہنا ہی مناسب سمجھا۔ سچ پوچھئے تو اسلحہ جنگ کی قلت کو دیکھتے ہوئے اس وقت ترکی کا جرمنی کے خلاف ہتھیار اٹھانا خودکشی کے مترادف تھا۔ اس جگہ اس کا اعتراف ضروری ہے کہ ترکی نے اپنی غیر جانبداری کی وجہ سے اتحادیوں کے مقصد کی بہت بڑی خدمت انجام دی تھی ورنہ وہ جرمنوں کو شام، عراق، ایران اور مصر پہنچنے کا نہایت سہل راستہ دے سکتا تھا۔

ع۔ص

(باقی آئندہ)

اعلان

موجودہ زمانے میں جبکہ ہر قوم اعلیٰ تعلیم و ترتیب کی راہ پر گامزن ہے مسلمان اس سے بہت پیچھے نظر آتے ہیں نیز یہ بھی طے شدہ امر ہے کہ بغیر تعلیم ترقی کے دروازے نہیں کھلتے۔ حتی المقدور اس کمزوری کو دور کرنے کے لئے ہم نے ایک نبویہ نامی مدرسہ قائم کیا ہے جس میں نہ کوئی فیس لی جاتی ہے اور نہ طلبہ کی کوئی مالی امداد کی جاتی ہے اس مدرسہ کی ایک بڑی خصوصیت "کم از کم وقت میں زیادہ سے زیادہ تعلیم دینا" ہے۔

مدرسہ نبویہ میں نہایت اعلیٰ پیمانہ پر عربی تعلیم یعنی صرف و نحو ادب و بلاغت فقہ و حدیث و تفسیر اور مکمل تاریخ اسلامی کے علاوہ اردو انگریزی جغرافیہ اور ضروری حساب وغیرہ کا بھی درس دیا جائیگا۔ گویا زیادہ سے زیادہ چار سال میں وہ تمام تعلیم دیدی جاتی ہے جس کے لئے دیگر مدارس میں آٹھ آٹھ سال صرف ہوتے ہیں۔

یہ مدرسہ صدر بازار دہلی میں کھولا گیا ہے۔ مفصل معلومات حاصل کرنے کے لئے مغرب سے عشا تک پتہ ذیل پر تشریف لائیں۔ محمد سعید مدنی ولد محمد یعقوب صاحب چمڑے والے متصل دفتر "شمع" پھاٹک حبش خاں دہلی۔

محمد سعید مدنی

© rasailojaraid.com